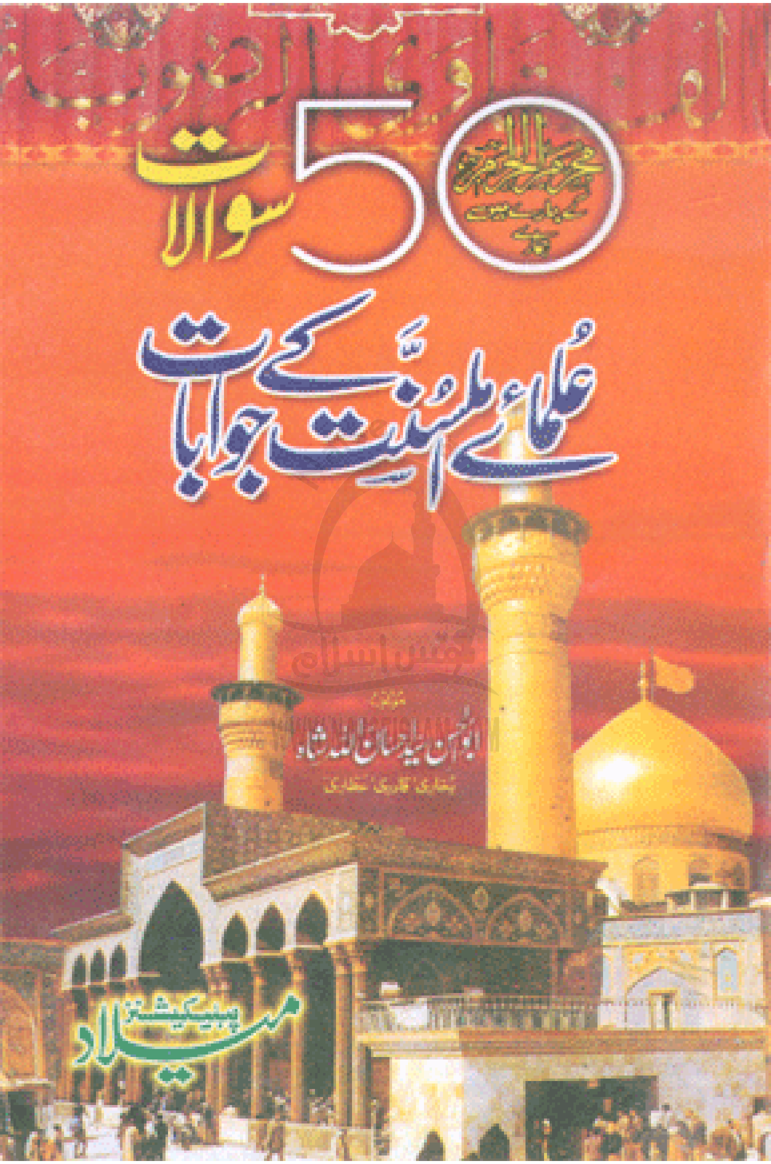

50 سوالات
علمائے اہلسنت کے جوابات
میلاد پبلیکیشنز

درود و سلام کے فضائل و برکات

☆ خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے سے گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں جس طرح ٹھنڈے پانی سے (پیاس یا آگ بجھتی ہے) اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ (الشفاء، ج ۲ ص ۸۰)

☆ خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے، دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے بلند نہیں ہوتی جب تک دُعا گو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ (جامع ترمذی، ج ۱ ص ۶۴)

☆ زوجۂ رسول اُم المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عالمہ فاضلہ عابدہ زاہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں، تم اپنی مجالس کو سلطانِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو۔ (تفسیر دُرِ منثور، ج ۶ ص ۶۵۵)

☆ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، اللہ کی عطا سے غیبوں پر خبردار، نور کے پیکر، مالک بحر و بر، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، بے شک (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بشارت دی، جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سلامتی بھیجتا ہے۔ (مسند امام احمد، ج ۱ ص ۴۰۷)

☆ مولیٰ مشکل کشا، علی المرتضیٰ، شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، ہر شخص کی دعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھے۔ (مجمع الزوائد، ج ۲ ص ۲۴۷)

اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے مسلمانوں کو محبت اور ذوق وشوق کے ساتھ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
دُرود و سلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرضِ مؤلف

مسلمانوں کیلئے ہر شعبے، ہر معاملے سے متعلق دین اسلام میں ہدایات و رہنمائی موجود ہے۔ لیکن افسوس اب اکثر مسلمان دینی علوم سیکھنے سمجھنے کیلئے محنت کم کرتے ہیں۔ دُنیاوی علوم و فنون اور بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کا جذبہ و شوق زیادہ ہے اسی وجہ سے معاشرے میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل چکی ہیں۔ اگر ہر مسلمان اسلامی تعلیمات کو سیکھنا سمجھنا شروع کردے تو کافی حد تک ہمیں غلط عقائد و نظریات اور غلط فہمیوں سے نجات مل سکتی ہے۔ اس کتاب میں محرم شریف سے متعلق معاشرے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دُور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب مستند و معتبر سُنّی علماء کی کتابوں سے سوالاً جواباً تیار کی گئی ہے۔ الحمدللہ میلاد پبلی کیشنز لاہور کے محترم جناب محمد امجد علی عطاری صاحب اس کتاب کو شائع کررہے ہیں۔ اللہ عزوجل اس کتاب کو ناشر کیلئے، مجھے گنہگار کیلئے، میرے والدین، رِشتے داروں، اساتذہ کرام، پیرو مرشد اور ساری اُمتِ مسلمہ کیلئے ذریعہ نجات بنائے اور اس کتاب کا ثواب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں بالخصوص تمام صحابہ کرام، اہل بیتِ اطہار، شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پہنچائے۔ آمین

میری تمام اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں اِن شاءاللہ شکریہ کیساتھ رُجوع کرنے والا پائیں گے۔ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے گی۔ اللہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو سُنّی علماء کے فیض سے مالا مال فرمائے۔ آمین

طالب عطار ابوالحسن سیّد احسان اللہ شاہ بخاری عطاری

(کورنگی کراچی 2.5) 0321-2546026

ہمارے سوالات علمائے اہلسنّت کے جوابات

سوال1......تعزیہ بنانا اور دیکھنا کیسا ہے؟

جواب......سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت، مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری مفتی امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں، تعزیہ معصیت ہے تعزیہ بنانا دیکھنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۱۶ص۱۵۵، ج۲۴ص۴۸۹)

سوال2......شرع میں تعزیے کی اصل کیا ہے؟

جواب......فرمانِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ: تعزیہ ممنوع ہے شرع میں کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات اُن کے ساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص۴۹۰)

سوال3......کیا تعزیہ بنانا کفر وشرک ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تعزیہ ضرور ناجائز و بدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں۔ مزید ایک مقام پر فرمایا، تعزیہ بنانا شرک نہیں یہ وہابیہ کا خیال ہے ہاں بدعت و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۱ص۲۲۱، ج۲۴ص۵۰۳)

سوال4......تعظیم کرنا تعزیے کی شرعاً کیسا ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تعزیہ بنانا، دیکھنا جائز نہیں اور تعظیم وعقیدت سخت حرام واشد بدعت۔ اللہ تعالیٰ مسلمان بھائیوں کو راہِ حق کی ہدایت فرمائے۔ آمین (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص۴۸۹)

سوال5......تعزیے پر منت ماننا کیسا ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تعزیہ پر منت ماننا باطل وناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص۵۰۱)

سوال6......کیا تعزیے کے ذریعے حاجتیں پوری ہوتی ہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روا سمجھنا جہالت پر جہالت ہے۔ (ص۴۹۹)

سوال7......سنا ہے اگر کسی نے تعزیہ بنانے کی منت مانی تو ضرور بنانا چاہئے ورنہ نقصان ہوگا، کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تعزیہ بنانا بدعت و گناہ ہے (لہٰذا) نہ کرنے کو باعثِ نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ہے مسلمان کو ایسی حرکات وخیال سے باز آنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص۴۹۹ اور ۵۰۳)

سوال8......اگر کوئی مسلمان تعزیہ بنائے تو کتنا گناہ ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بدعت کا جو گناہ ہے وہ ہے، گناہ کی ناپ تول دُنیا میں نہیں۔ (ج۵۰۹،۵۱۰)

سوال 9......تعزیہ بنانے والوں کو تعزیہ بنانے کیلئے چندہ دینا یا تعزیہ بنانے میں مدد کرنا کیسا ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، تعزیہ میں کسی قسم کی اِمداد جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تعاونو علی الاثم والعدوان (پ۶، سورۃ المائدہ:۲)

گناہ اور زیادتی کے معاملات میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں، عَلَم، تعزیے میں جو کچھ صَرف ہوتا ہے سب اِسراف وحرام (ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۵۰۵)

سوال 10......تعزیے پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے، کیا اس کو کھا سکتے ہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اس کے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امرِ ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانے اور اسکے ترک میں اس سے نفرت دِلائی ہے لہٰذا نہ کھائی جائے۔ (ص ۴۹۱)

سوال 11......علم، تعزیہ دیکھنے کیلئے گھروں سے نکلنا کیسا ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو کام ناجائز ہے اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جانا بھی گناہ ہے۔ (ج ۲۴ ص ۴۹۹)

مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں، عَلَم، تعزیے، مہندی ان کی منت، گشت، چڑھاوا، ڈھول، تاشے، مرثیے، ماتم، مصنوعی کربلا کو جانا، عورتوں کا تعزیے دیکھنے کو نکلنا یہ سب باتیں حرام وگناہ وناجائز ومنع ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۹۸)

سوال 12......شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے گھروں اور دُکانوں میں آویزاں کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر، نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا یہ تو جائز ہے کیونکہ یہ ایک غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے لہٰذا جس طرح کعبہ، بیت المقدس، نعلین شریفین وغیرہ کی تصویریں اور ان کے نقشے بنا کر رکھنے کو شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے لیکن ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپے کے خرچ سے روضہ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈوبو دینا یا زمین میں دفن کر دینا یا جنگلوں میں پھینک دینا یہ یقیناً حرام وناجائز ہے کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے اور مسلمان جانتا ہے کہ مال کو ضائع اور برباد کرنا حرام وناجائز ہے۔ (جنتی زیور تخریج شدہ، ص ۱۵۵،۱۵۶)

حکیم الامت تاجدارِ گجرات، مفسر شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں، اگر (حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کا) صحیح نقشہ تیار کیا جائے جس کی زیارت کی جائے اسے دفن نہ کیا جائے بلکہ محفوظ رکھا جائے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ ص ۱۹۲)

سوال 13......محرم شریف میں کیے جانے والے خلافِ شرع کاموں کی نشاندہی فرمائیں۔

جواب......شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ڈھول تاشہ بجانا، تعزیوں کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا، سینے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا چھریوں سے پیٹ پیٹ کر اور مار مار کر اُچھلتے کودتے ہوئے ماتم کرنا، تعزیوں کی تعظیم کیلئے تعزیوں کے سامنے سجدہ کرنا، تعزیوں کے نیچے کی ڈھول اُٹھا اُٹھا کر بطورِ تبرک چہروں، سروں اور سینوں پر ملنا، اپنے بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیاز کیلئے بھیک منگوانا، سوگ منانے کیلئے خاص قسم کے کالے کپڑے پہن کر ننگے سر ننگے پاؤں گریبان کھولے ہوئے یا گریبان پھاڑ کر گلی گلی بھاگے پھرنا وغیرہ وغیرہ قسم کی لغویات اور خرافات کی رسمیں جو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہیں یہ سب ممنوع و ناجائز ہیں اور یہ سب زمانہ جاہلیت اور رافضیوں (شیعوں) کی نکالی ہوئی رسمیں ہیں جن سے توبہ کرکے خود بھی ان حرام رسموں سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ہر مسلمان پر لازم ہے اسی طرح تعزیوں کا جلوس دیکھنے کیلئے عورتوں کا بے پردہ گھروں سے نکلنا اور مَردوں کے مجموعوں میں جانا اور تعزیوں کو جھک جھک کر سلام کرنا، یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں۔

(جنتی زیور تخریج شدہ، ص ۱۵۶، ۱۵۷)

سوال 14......محرم شریف میں دس روز تک کربلا والوں کی یاد میں سوگوار رہنا، سوگ منانا شرعاً کیسا ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، محرم شریف میں دس روز تک سوگوار رہنا ممنوع و ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۵۰۸) مزید اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، شریعت نے عورت کو شوہر کی موت پر چار مہینے دس دِن سوگ کا حکم دیا ہے۔ اوروں کی موت کے تیسرے دن تک اجازت دی ہے۔ باقی حرام ہے اور ہر سال سوگ کی تجدید تو کسی کیلئے اصلاً حلال نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۹۵)

سوال 15......میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے رُفقاء پر جو ظلم و ستم کیے گئے اُنہیں پڑھ کر یا سن کر دل غمگین ہو جائے، آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں، تو کیا یہ بھی منع ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جی نہیں۔ جیسا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

ارے سنتے نہیں ہو بے شک اللہ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) ہاں اس پر عذاب ہے یا رحم فرمائے۔ اس کو بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عند المریض، ج ۱ ص ۱۷۴) اسی طرح فتاویٰ عالمگیری میں بھی ہے جامع المضمرات سے (بلند آواز سے رونا) اور بین کرنا (اسلام میں) جائز نہیں لیکن بغیر آواز کے رونا اور آنسو بہانا ممنوع نہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ کتاب الصلوٰۃ الفصل السادس، ج ۱ ص ۱۶۷)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، کون سا سُنّی ہوگا جسے واقعہ ہائلہ کربلا کا غم نہیں یا اُس کی یاد سے دل محزون اور آنکھ پُر نم نہیں ہاں مصائب میں ہم کو صبر کا حکم فرمایا ہے۔ جزع فزع کو شریعت منع فرماتی ہے اور جسے واقعی دل میں غم نہ ہو اُسے جھوٹا اظہارِ غم (کرنا) رِیا ہے اور قصداً (یعنی جان بوجھ کر) غم آوری اور غم پروری خلافِ رضا ہے جسے اس کا غم نہ ہو اسے بے غم نہ رہنا چاہئے بلکہ اس غم نہ ہونے کا غم چاہئے کہ اس کی محبت ناقص ہے اور جس کی محبت ناقص ہو اُس کا ایمان ناقص (ہے)۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

سوال 16......شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کی یاد میں ماتم کرنا اور نوحہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ماتم کرنا چھاتی پیٹنا حرام ہے نیز ماتم ونوحہ محرم ہو یا غیرِ محرم مطلقاً حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۳ ص ۷۰۴۔ ج ۲۴ ص ۴۹۶)

☆ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، میں بیزار ہوں اُس سے جو بھدرا [1] کرے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔ (بخاری ومسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسے روایت کیا)۔

([1] بھدرا ...... کسی کے مرنے پر ہندوؤں کی طرح بطورِ سوگ سر منڈانا)

☆ رسول اللہ عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزّ وجل جہنم میں نوحہ کرنے والوں کی دو صفیں بنائیگا ایک صف جہنمیوں کے داہنی جانب اور دوسری صف جہنمیوں کے بائیں جانب وہ جہنمیوں پر اس طرح بھونکتے ہوں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔

(سرورِ خاطر ترجمہ قرۃ العیون، ص ۳۰)

سوال 17......سنا ہے 10 محرم کو گھر میں چولہا جلانا، روٹی پکانا، جھاڑو لگانا نہیں چاہئے، کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یہ باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۸۸)

تو معلوم ہوا ۱۰ محرم عاشوراء کے روز گھر میں چولہا جلا کر روٹی سالن وغیرہ پکا بھی سکتے ہیں کھا بھی سکتے ہیں دوسروں کو کھلا بھی سکتے ہیں نیز گھر کی صفائی بھی کر سکتے ہیں جھاڑو پوچہ وغیرہ بھی لگا سکتے ہیں۔ ہمارا اسلام ۱۰ محرم کو ان کاموں سے منع نہیں کرتا۔ اللہ غلط فہمیوں سے تمام مسلمانوں کو نجات عطا فرمائے۔ آمین

سوال 18......محرم شریف کے مہینے میں شادی بیاہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ماہِ محرم میں نکاح کرنا جائز ہے، نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۱۱ ص ۲۶۵۔ ج ۲۳ ص ۱۹۳)

محترم جناب پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں، محرم، صفر یا سال کے کسی بھی مہینے میں نکاح کرنا منع نہیں ہے۔ (تفہیم المسائل، ج ۱ ص ۲۴۰)

سوال 19...... سنا ہے محرم میں صرف حضرت امام حسین اور دیگر شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم اجمعین کو ہی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں اور کسی کو نہیں۔ کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب...... جی نہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، محرم وغیرہ ہر وقت زمانہ میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاءِ کرام کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ جائز ہے اگر چہ خاص عشرہ کے دن ہو۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۹۹)

مزید ارشاد فرماتے ہیں، ان ایام میں سوائے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہ دِلانا جہالت ہے۔ ہر مہینہ ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۸۸)

سوال 20...... محرم شریف میں سُنّی مسلمانوں کو کالے کپڑے پہننا کیسا؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مسلمانوں کو چاہیے عشرہ مبارکہ میں تین رنگوں (کو پہننے) سے بچے، سیاہ، سبز، سُرخ۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۹۶)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں، ایامِ محرم یعنی یکم محرم سے بارہویں محرم تک سیاہ رنگ نہ پہنا جائے کیونکہ رافضیوں یعنی شیعوں کا طریقہ ہے۔ (ماخوذ از سنی بہشتی زیور، حصہ پنجم، ص ۵۷۸)

سگِ عطار عرض کرتا ہے محرم شریف میں کالے کپڑے پہننا شیعوں کا طریقہ ہے اور سوگ کی علامت ہے اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ سیاہ لباس پہننے سے مسلمان بچے تاکہ کوئی دیکھ کر بدگمانی نہ کرے شیعہ نہ سمجھے۔ ہاں عشرہ محرم کے علاوہ کالا لباس پہننے میں شرعاً کوئی حرج نہیں جیسا کہ قانونِ شریعت میں لکھا ہے، سیاہ کپڑے پہننا ظاہر کرنے کیلئے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔ (قانونِ شریعت، ص ۳۳۵)

سوال 21...... محرم میں اپنے بچوں کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقیر بنا کر گھر گھر جا کر بھیک مانگنا کیسا ہے؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بچوں کو سبز کپڑے پہنانا اور اُن کے گلوں میں ڈوریاں باندھ کر اُن کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقیر بنانا ممنوع و ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۵۰۸) مزید فرماتے ہیں، فقیر بن کر بلاضرورت و مجبوری بھیک مانگنا حرام ہے اور ایسوں کو دینا بھی حرام (اس لئے کہ یہ گناہ کے کام پر دوسرے کی امداد کرنا ہے)۔ (ص ۴۹۴)

سوال 22...... مسلمانوں کا محرم شریف میں پانی یا شربت کی سبیل لگانا کیسا ہے؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، پانی یا شربت کی سبیل لگایا جبکہ بہ نیت محمود (یعنی اچھی نیت کے ساتھ) اور خالصاً لوجہ اللہ (اللہ کی رِضا کیلئے) ثواب رسائی ارواحِ طیبہ آئمہ اطہار (آئمہ اطہار کی پاک ارواح کو ثواب پہنچانا) مقصود ہو بلاشبہ بہتر و مستحب وکارِ ثواب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۵۲۰)

سوال23......اہلِ تشیع کی لگائی ہوئی سبیل سے سُنّی مسلمانوں کو پانی، شربت وغیرہ پینا چاہئے یا نہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، متواتر سنا گیا ہے کہ سُنّیوں کو جو شربت دیتے ہیں اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کے ناپاک قلتین کا پانی ملاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۵۲۶)

سوال24......امام حسین اور دیگر شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کی نیاز و فاتحہ کے بارے میں علماء کیا فرماتے ہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، فاتحہ جائز ہے روٹی شیرینی شربت جس چیز پر ہو مگر تعزیہ پر رکھ کر، یا اُس کے سامنے ہونا جہالت ہے اور اس پر چڑھانے کے سبب تبرّک سمجھنا حماقت ہے۔ ہاں تعزیہ سے جدا جو خالص سچی نیت سے حضراتِ شہدائے کرام رضی اللہ عنہم کی نیاز ہو وہ ضرور تبرک ہے۔ وہابی خبیث کہ اسے خبیث کہتا ہے خود خبیث ہے۔ (ج ۲۴ ص ۴۹۸)

مزید ارشاد فرماتے ہیں، حضرت امام کے نام کی نیاز کھانی چاہئے اور تعزیہ کا چڑھا ہوا کھانا نہ چاہئے تعزیہ پر چڑھانے سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز نہیں ہوجاتی اور اگر نیاز دے کر چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دِلائیں تو اس کے کھانے سے احتراز (یعنی بچنا) چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۵۲۴)

مفتی محمد خلیل خان برکاتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ماہِ محرم میں دَس دِنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دِلاتا ہے، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، کوئی کھچڑا پکواتا ہے، بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں۔ جاڑوں (یعنی سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں یہ سب جائز ہیں ان کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ سوم، ص ۳۱۸، ۳۱۹)

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، محرم کے دس دنوں تک خصوصاً عاشورا کے دن شربت پلا کر، کھانا کھلا کر، شیرینی پر یا کھچڑا پکا کر شہدائے کربلا کی فاتحہ دِلانا اور اُن کی روحوں کو ثواب پہنچانا یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں اور ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہدائے کربلا کی روحوں کو پہنچتا ہے اور اس فاتحہ و ایصالِ ثواب کے مسئلہ میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اہلسنّت کے چاروں امام کا اتفاق ہے۔ (شرح العقائد النسفیۃ، مبحث دعاء الاحیاء للاموات، ص ۱۷۲)

پہلے زمانوں میں فرقہ معتزلہ اور اس زمانے میں فرقہ وہابیہ اس مسئلہ میں اہلسنّت کے خلاف ہیں اور فاتحہ و ایصالِ ثواب سے منع کرتے رہتے ہیں۔ تم مسلمانانِ اہلسنّت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز نہ ان کی باتیں سنو، نہ ان لوگوں سے میل جول رکھو ورنہ تم خود بھی گمراہ ہوجاؤ گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو گے۔ (جنتی زیور تخریج شدہ، ص ۱۵۹)

سوال25......اہلِ تشیع کی مجلسوں میں جا کر سُنّی مسلمانوں کو بیانِ شہادت سننا چاہئے یا نہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، اہلِ تشیع کی مرثیہ خوانی کی مجلس میں اہلسنّت و جماعت کو شریک و شامل ہونا حرام ہے۔ وہ بدزبان ناپاک لوگ اکثر تبرّا بک جاتے ہیں اس طرح کے جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی (ان کی مجلس) روایاتِ موضوعہ اور کلماتِ شنیعہ (یعنی من گھڑت باتوں اور بُرے الفاظوں) اور ماتم حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ دیکھیں سنیں گے اور منع نہ کرسکیں گے ایسی جگہ جانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۳ ص ۷۴۰، ج ۲۴ ص ۵۲۶)

سوال26......شیعہ کہتے ہیں ہم محرم میں جو کچھ کرتے ہیں سب اہل بیت وشہدائے کربلا کی محبت میں کرتے ہیں، اس کا کیا جواب ہے؟

جواب......خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سیاہ کپڑے پہننا، کپڑوں کا پھاڑنا، گریبان چاک کرنا، بال بکھیرنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوبی اور رانوں پر ہاتھ مارنا اور گھوڑا اور تعزیہ وغیرہ نکالنا یہ سب ناجائز وحرام اور باطل ہیں اگر یہ باتیں جائز، دلیل محبت اور باعثِ ثواب ہوتیں تو امام زین العابدین یا دیگر ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم ان کو کرتے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ انہوں نے ایسا کیا ہو، بلکہ اُن سے ان (کاموں) کی ممانعت ثابت ہے۔ (شامِ کربلا، ص۳۰۶)

سوال27......کیا میدانِ کربلا میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی ہوئی تھی یا نہیں؟

جواب......مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رشتہ امام عالی مقام کی صاحبزادی سکینہ سے طے ہو چکا تھا۔ (خطبات محرم، ص۴۱۰) لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میدانِ کربلا میں یہ شادی ہونا ثابت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص ۵۰۱)

سوال28......امام حسین اور دیگر شہدائے کربلا کے حالات اور شہادت کے واقعات بیان کرنا کیسا؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ذکرِ شہادت شریف جبکہ روایات موضوع (یعنی من گھڑت روایات) اور کلمات ممنوعہ اور نیت نامشروعہ (غلط الفاظ اور ناجائز نیت) سے خالی ہو' عین سعادت ہے صالحین کے ذکر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص ۵۱۷)

مزید ارشاد فرماتے ہیں، جو مجلس ذکر شریف حضرت سیّدنا امام حسین واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی ہو جس میں روایاتِ صحیحہ معتبرہ سے اُن کے فضائل ومناقب اور مدارج بیان کئے جائیں اور ماتم وتجدید غم وغیرہ اُمور مخالفہ شرع سے یکسر (بالکل) پاک ہو فی نفسہٖ حسن ومحمود ہے خواہ اس میں نثر پڑھیں یا نظم۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج۲۴ص ۵۲۳)

مفتی محمد خلیل خان برکاتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات کربلا بیان کرنا جائز ہے جبکہ روایات صحیحہ بیان کی جائیں اور ان واقعات میں صبر وتحمل رضا وتسلیم کا بہت مکمل درس ہے اور پابندیٔ احکامِ شریعت اور اتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے کہ دین حق کی حفاظت میں تمام عزیزوں رفیقوں اور خود اپنے کو راہِ خدا میں قربان کیا اور جزع فزع کا نام بھی نہ آنے دیا مگر اس مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی ذکر خیر ہونا چاہئے تا کہ اہل سنت اور شیعوں کی مجلسوں میں فرق اور امتیاز رہے ان مجالس میں لوگ اظہارِ غم کیلئے سر کے بال بکھیرتے ہیں کپڑے پھاڑتے ہیں سر پر خاک ڈالتے ہیں یہ سب ناجائز اور جاہلیت کے کام ہیں سنّی مسلمانوں کو ان سے بچنا نہایت ضروری ہے احادیث میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے مسلمان مردوں اور عورتوں پر لازم ہے کہ ایسے اُمور سے بچیں اور ایسے کام کریں جن سے اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔ (سنّی بہشتی زیور، حصہ چہارم، ص۴۴۹، ۴۵۰)

سوال 29......شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصال ثواب کیلئے جو کھچڑا پکایا جاتا ہے، یہ پکانا کہاں سے ثابت ہے؟ کیا یہ پکانا ضروری ہے؟

جواب......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کھچڑا کہاں سے ثابت ہوا' جہاں سے شادی کا پلاؤ، دعوت کا زردہ ثابت ہوا۔ یہ تخصیصات عُرفیہ ہیں نہ کہ شرعیہ ہاں جواسے (یعنی کھچڑا پکانے کو) شرعاً ضروری جانے وہ باطل پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۴ ص ۴۹۴)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، عاشوراء کے دن کھچڑا پکانا فرض یا واجب نہیں ہے لیکن اس کے حرام و ناجائز ہونے کی بھی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ بلکہ ایک روایت ہے کہ خاص عاشوراء کے دن کھچڑا پکانا حضرت نوح علیہ السلام کی سنت ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب طوفان سے نجات پا کر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو عاشوراء کا دن تھا آپ نے کشتی میں سے تمام اناجوں کو باہر نکالا تو فول (بڑی مٹر) گیہوں، جو، مسور، چنا، چاول، پیاز سات قسم کے غلے موجود تھے آپ نے ان ساتوں اناجوں کو ایک ہی ہانڈی میں ملا کر پکایا۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین قلیوبی نے فرمایا کہ مصر میں جو کھانا عاشوراء کے دن طَبِیخُ الحُبُوب (کھچڑا) کے نام سے پکایا جاتا ہے اس کی اصل دلیل یہی حضرت نوح علیہ السلام کا عمل ہے۔ (جنتی زیور تخریج شدہ، ص ۱۶۰)

سوال 30......سنا ہے کھچڑے کو حلیم نہیں کہنا چاہئے، کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب......شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، عاشق اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں، عوام الناس کھچڑے کو حلیم کہتے ہے لیکن مجھے حلیم کہنے میں مزہ نہیں آتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ادب کے طور پر کھچڑا کو حلیم کہنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کے بیشمار نام ہیں اُن میں جو مشہور ننانوے نام ہیں اُن میں سے ایک حَلِیْم بھی ہے۔ تو اُردو میں اس غذا کو کھچڑا ہی کہتے ہیں تو کھچڑا نام ہوتے ہوئے اللہ کا نام ایک غذا پر کیوں استعمال کیا جائے۔ کھچڑے کو حلیم کہنا ناجائز نہیں لیکن حلیم کہنا واجب بھی نہیں ہے۔ (ماخوذ از بیان آڈیو کیسٹ محرم کے فضائل)

ع ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے!

سوال 31......محرم شریف میں کیا جانے والا کوئی خاص عمل یا وظیفہ ہو تو وہ بھی بتادیں۔

جواب......پارہ ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۹۷، ۹۸ اور ۹۹ :

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

اس کی برکت وفضیلت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، محرم کی پہلی تاریخ کو ان تینوں آیتوں کو کاغذ پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر جس گھر کے گوشوں میں چھڑک دیا جائے وہ سانپ، بچھو اور تمام موذی جانوروں سے سلامت رہے گا، اِن شاءَ اللہ عزَّ وجل (مسائل القرآن، ص ۲۷۲)

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت، عاشق اعلیٰ حضرت، علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ شمس المعارف مترجم، صفحہ ۷۴ کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں، یکم محرم الحرام کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے یا (پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سلوا کر پہن لے) اِن شاءَ اللہ عزَّ وجل عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی برائی نہ پہنچے۔

اہم مسئلہ......سونے یا چاندی یا کسی بھی دھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننا مرد کو جائز نہیں اسی طرح کسی بھی دھات کی زنجیر خواہ اس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ اسی طرح سونے چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی تختی یا کڑا جس پر کچھ لکھا ہوا ہو یا نہ ہو اگرچہ اللہ کا مبارک نام یا کلمہ وغیرہ کھدائی کیا ہوا ہو اس کا پہننا مرد کیلئے ناجائز ہے، عورت سونے یا چاندی کی ڈبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے۔

ایک اور خاص بات......لکھنے میں اعراب لگانے کی ضرورت نہیں جب بھی پہننے یا پینے یا لٹکانے کیلئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حروف کے دائرے کھلے رکھنے ہوں گے مثلاً 'اللہ' میں 'ہ' کا اور رحمٰن اور رحیم دونوں میں 'م' کا دائرہ کھلا رکھیں۔ (فیضانِ بسم اللہ، ص ۶۹، ۷۰ اور ۱۳۶، ۱۳۷)

سوال 32...... یزید کو پلید کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف جدید، جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۴ پر اور جلد ۲۸ صفحہ ۵۲ پر یزید کو پلید لکھا ہے۔ مزید ایک مقام پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یزید بے شک پلید تھا' اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۱۴ص ۶۰۳)

(تفصیلی معلومات کیلئے مصنف آبِ کوثر مفتی محمد امین صاحب کی کتاب 'یزید کون تھا' ملاحظہ کریں۔)

سوال 33...... یزید کو کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، یزید کے بارے میں ائمہ اہلسنّت کے تین قول ہیں:۔

۱...... امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کافر ہے اس صورت میں اس کی بخشش نہ ہوگی۔

۲...... امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اسے مسلمان تسلیم کرتے ہیں تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو، بالآخر بخشش ضرور ہوگی۔

۳...... امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملہ میں سکوت فرماتے ہیں کہ نہ ہم مسلمان کہیں نہ کافر لہٰذا اس ہم بھی سکوت کریں گے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۱۴ص ۶۸۲)

سوال 34...... سنا ہے کہ امام زینُ العابدین نے یزید کو مغفرت کے واسطے کسی خاص طریقے سے نماز پڑھنے کی تعلیم فرمائی تھی، کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یہ روایت محض بے اصل ہے حضرت نے کوئی نماز اس پلید کی مغفرت کیلئے اس کو تعلیم فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۸ص ۵۲)

سوال 35...... یزید پلید کو برا کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بے شک یزید خبیث کو برا کہنا جائز ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، حصہ اوّل، ص ۱۲۶)

سوال 36...... یزید کی موت حالتِ کفر پر ہوئی یا حالتِ ایمان پر؟

جواب...... مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یزید کی موت حالتِ کفر پر ہوئی یا حالتِ ایمان پر اسے اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی جانتے ہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول، حصہ اوّل، ص ۱۲۶)

سوال 37......وہابی دیوبندی عام طور پر کہتے ہیں کہ یزید نے اگرچہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کروایا مگر وہ جنتی ہے اس لئے کہ بخاری شریف میں حدیث ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کا پہلا لشکر جو قسطنطنیہ پر حملہ کرے گا وہ بخشا ہوا ہے اور قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرنے والا یزید ہے لہٰذا وہ بخشا بخشایا ہوا پیدائشی جنتی ہے تو وہابیوں دیوبندیوں کی اس بکواس کا جواب کیا ہے؟

جواب......مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یزید پلید جس نے مسجدِ نبوی اور بیت اللہ شریف کی سخت بے حرمتی کی، جس نے ہزاروں صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بے گناہ قتل عام کیا اور جس نے مدینہ طیبہ کی پاک دامن خواتین کو تین شبانہ روز اپنے لشکر پر حلال کیا اور جس نے فرزندِ رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر پیاسا ذبح کیا' ایسے بدبخت اور مردود یزید کو جو لوگ بخشا بخشایا ہوا پیدائشی جنتی کہتے ہیں اور ثبوت میں بخاری شریف کی حدیث کا حوالہ دیتے ہیں وہ اہل بیتِ رسالت کے دشمن خارجی اور یزیدی ہیں ان باطل پرست یزیدیوں کا مقصد یہ ہے کہ جب یزید کی بخشش اور اس کا جنتی ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایسے شخص کی بیعت نہ کرنا اور اس کے خلاف علَمِ جہاد بلند کرنا بغاوت ہے اور سارے فتنہ وفساد کی ذمہ داری انہیں پر ہے۔
(نعوذ باللہ من ذالک)

وہابی دیوبندی یزید پلید کے جنتی ہونے کے متعلق جو حدیث پیش کرتے ہیں' اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

قال النبی ﷺ اول جیش من امتی یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم (بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۱۰)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر قسطنطنیہ پر حملہ کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔

تو اللہ کے محبوب دانائے خفایا و غیوب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان حق ہے لیکن قیصر کے شہر قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرنے والا یزید ہے وہابیوں اور دیوبندیوں کا یہ دعویٰ غلط ہے اس لئے کہ یزید نے قسطنطنیہ پر کب حملہ کیا اس کے بارے میں چار اقوال ہیں: ۴۹ھ، ۵۲ھ اور ۵۵ھ جیسا کہ کامل ابن اثیر جلد سوم صفحہ ۱۳۱، بدایہ نہایہ جلد ہشتم صفحہ ۳۲، عینی شرح بخاری جلد چہارم دہم اور اصابہ جلد اوّل صفحہ ۴۰۵ میں ہے۔ ثابت ہوا کہ یزید ۴۹ھ سے ۵۵ھ تک قسطنطنیہ کی کسی جنگ میں شریک ہوا چاہے سپہ سالار وہ رہا ہو یا حضرت سفیان بن عوف اور وہ معمولی سپاہی رہا ہو مگر قسطنطنیہ پر اس سے پہلے حملہ ہو چکا تھا جس کے سپہ سالار حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے اور ان کیساتھ حضرت ابوایوب انصاری بھی تھے (رضی اللہ عنہم) جیسا کہ ابوداؤد شریف کتاب الجہاد صفحہ ۳۴۰ کی حدیث عن اسلم ابی عمران قال غزونا من المدینۃ نرید القسطنطنیۃ وعلی الجماعۃ عبد الرحمٰن بن خالد بن الولید الخ سے ظاہر ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ۴۶ھ یا ۴۷ھ میں ہوا جیسا کہ بدایہ نہایہ جلد ہشتم صفحہ ۳۱ کامل ابن اثیر جلد سوم صفحہ ۲۲۹ اور اسد الغابہ جلد سوم صفحہ ۴۴۰ میں ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ کا حملہ قسطنطنیہ پر ۴۶ھ یا ۴۷ھ سے پہلے ہوا اور تاریخ کی معتبر کتابیں شاہد ہیں کہ یزید قسطنطنیہ کی ایک جنگ کے علاوہ کسی میں شریک نہیں ہوا تو ثابت ہوگیا کہ حضرت عبدالرحمٰن نے قسطنطنیہ پر جو پہلا حملہ کیا تھا یزید اُس میں شریک نہیں تھا تو پھر حدیث اوّل جیش من امتی الخ میں یزید داخل نہیں ہوا اور جب وہ داخل نہیں تو اس حدیث کی بشارت کا بھی وہ مستحق نہیں اور چونکہ ابوداؤد شریف صحاح ستہ میں سے ہے اس لئے عام کتب تاریخ کے مقابلہ میں اسی کی روایت کو ترجیح دی جائے گی۔

رہی یہ بات کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال اس جنگ میں ہوا کہ جس کا سپہ سالار یزید تھا تو اس میں کوئی خلجان نہیں اس لئے کہ قسطنطنیہ کا پہلا حملہ جو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ہوا آپ اس میں شریک رہے اور پھر بعد میں جب اُس لشکر میں شریک ہوئے کہ جس کا سپہ سالار یزید تھا تو قسطنطنیہ میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ اس لئے کہ قسطنطنیہ پر متعدد بار اسلامی لشکر حملہ آور ہوا ہے اور اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرنے والا جو لشکر تھا اس میں یزید موجود تھا پھر بھی یہ ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ اُس کے سارے کرتوت معاف ہوگئے اور وہ جنتی ہے اس لئے کہ حدیث شریف میں یہ بھی ہے جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ (ترمذی شریف، ج ۲ ص ۹۷) اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو ماہِ رمضان میں روزہ دار کو اِفطار کروائے اُس کے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۷۴) اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث یہ بھی ہے کہ روزہ وغیرہ کے سبب ماہِ رمضان کی آخری رات میں اس اُمت کو بخش دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۷۴)

لہٰذا اگر وہابیوں دیوبندیوں کی بات مان لی جائے تو ان احادیثِ کریمہ کا یہ مطلب ہوگا کہ مسلمان سے مصافحہ کرنے والے، روزہ دار کو افطار کروانے والے اور ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے والے سب بخشے بخشائے جنتی ہیں۔ اب اگر وہ حرمین طیبین کی بے حرمتی کریں معاف، کعبہ شریف کو (معاذ اللہ) کھود کر پھینک دیں معاف، مسجد نبوی میں غلاظت ڈالیں معاف، ہزاروں بے گناہ کو قتل کر ڈالیں معاف، یہاں تک کہ اگر سیّد الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پاروں کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر ذبح کر ڈالیں تو وہ بھی معاف اور جو چاہیں کریں سب معاف (نعوذ باللہ من ذالک)۔

خدائے عزّوجل یزید نواز وہابیوں دیوبندیوں کو صحیح سمجھ عطا فرمائے اور گمراہی و بدمذہبی سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

(فتاویٰ فیض الرسول، حصہ دوم، صفحہ ۷۱۰ سے ۷۱۲ تک)

سوال 38...... یزید پلید کے والدِ محترم جناب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں علمائے اسلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب...... مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آپ کا نام معاویہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ والد کی طرف سے آپکا سلسلۂ نسب یہ ہے' معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور والدہ کی طرف سے نسب یوں ہے' معاویہ بن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور عبد مناف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چوتھے دادا ہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یہ ہے ابن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد کی طرف سے پانچویں پشت میں اور والدہ کی طرف سے بھی پانچویں پشت میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب میں آپ کے چوتھے دادا عبد مناف سے مل جاتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ آپ نسب کے لحاظ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریبی اہل قرابت میں سے ہیں اور رشتے میں رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی سالے ہیں۔ اسلئے کہ اُم المؤمنین حضرت اُمِ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا جو حضور کی زوجہ محترمہ ہیں وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حقیقی بہن ہیں اِسی لئے عارف باللہ مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مثنوی شریف میں آپ کو تمام مومنوں کا ماموں تحریر فرمایا ہے۔ (خطباتِ محرم، ص۲۹۳، ۲۹۴)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی خوبصورت گورے رنگ والے اور نہایت ہی وجیہہ اور رُعب والے تھے چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ 'معاویہ' عرب کے 'کسریٰ' ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بہت ہی عمدہ کاتب تھے اس لئے دربارِ نبوت میں وحی لکھنے والوں کی جماعت میں شامل کرلئے گئے۔ اسلام میں بحری لڑائیوں کے موجد آپ ہیں۔ جنگی بیڑوں کی تعمیر کا کارخانہ بھی آپ نے بنوایا۔ خشکی اور سمندری فوجوں کی بہترین تنظیم فرمائی اور جہادوں کی بدولت اسلامی حکومت کی حدود وسیع سے وسیع تر کرتے رہے اور اشاعتِ اسلام کا دائرہ برابر بڑھتا رہا۔ جابجا مساجد کی تعمیر اور درس گاہوں کا قیام فرماتے رہے۔

(کراماتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ص۱۸۴، ۱۸۵)

حکیم الامت، تاجدارِ گجرات، مفسر شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص صُلح حدیبیہ کے دن سات ہجری میں اسلام لائے مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا اسلام چھپائے رہے پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرمایا۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہورِ ایمان کے لحاظ سے کہا۔ جیسے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ در پردہ جنگ بدر کے دن ہی ایمان لاچکے تھے مگر احتیاطاً اپنا ایمان چھپائے رہے اور فتح مکہ میں ظاہر فرمایا تو لوگوں نے انہیں بھی فتح مکہ کے مومنوں میں شمار کردیا حالانکہ آپ قدیمُ الاسلام تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت دیانتدار، سخی، سیاستدان قابل حکمران وجیہہ صحابی تھے۔آپ نے عہدِ فاروقی وعہدِ عثمانی میں نہایت قابلیت سے حکمرانی کی، حضرت عمر فاروق وعثمانی غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ سے نہایت خوش رہے۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے کاتب وحی بھی اور کاتب خطوط بھی تھے یعنی جونامہ وپیام سلاطین وغیرہ سے حضور فرماتے تھے وہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھواتے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت موقع پر تعریفیں فرمائی ہیں انہیں دِمشق کا حاکم مقرر کیا اور کبھی معزول نہ فرمایا اگر آپ تھوڑی سی بھی لغزش ملاحظہ فرماتے تو فوراً معزول فرمادیتے جیسے کہ معمولی شکایت پر سعد ابن ابی وقاص یا خالد بن ولید جیسی بزرگ ہستیوں کو معزول فرمادیا اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکومت کے عہدے پر بحال رکھا یہ ان بزرگ صحابہ کی طرف سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتہائی عظمت وامانت کا اقرار واعلان ہے۔امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات ماہ خلافت فرما کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمائی اور ان کا سالانہ وظیفہ اور نذرانے قبول فرمائے اگر امیر معاویہ میں معمولی فسق بھی ہوتا تو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر دے دیتے مگر اُن کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیتے۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی (غیب کی خبر دیتے ہوئے) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فعل شریف کی تعریف فرمائی تھی کہ میرا یہ بیٹا سیّد ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس صلح کے وقت عاقل، بالغ، سمجھدار تھے مگر انہوں نے بھی اس صلح پر اعتراض نہ فرمایا۔اگر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں کچھ عیب رکھتے ہوتے تو یزید مردود کی طرح آپ اس وقت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں آجاتے۔معلوم ہوا کہ نگاہِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یزید فاسق فاجر ظالم وغیرہ تھا۔امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادل، ثقہ، متقی، بیعت امارت تھے۔ اب کسی کو کیا حق ہے کہ ان پر زبان طعن دراز کرے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے بڑے جلیل القدر صحابہ سے احادیث روایت کیں جو تمام محدثین نے قبول کیں اور اپنی کتب میں لکھیں اور بڑے بڑے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت امیر معاویہ سے روایت لیں اور احادیث نقل کیں۔خیال رہے کہ فاسق کی روایت ضعیف ہوتی ہے یعنی قابل قبول نہیں ہوتی۔بوقتِ وفاوت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ ناخن شریف ہیں وہ بعدِ غسل کفن کے اندر میری آنکھوں پر رکھ دیئے جائیں اور کچھ بال مبارک اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تہبند، حضور کی چادر اور قمیض شریف ہے مجھے حضور کی قمیض میں کفن دینا، حضور کی چادر لپیٹنا، حضور کا تہبند مجھے باندھ دینا اور میری ناک کان وغیرہ پر حضور کے بال شریف رکھ دینا پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اللہ کا خوف، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت، اہل بیت اطہار کی محبت کمال درجہ تھی۔

اللہ عزّوجل کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہمارے مغفرت ہو۔آمین

(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک نظر، ص ۴۰ تا ۵۷)

سوال 39...... جو لوگ یزید پلید کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتے ہیں، اُن کے بارے میں علمائے اسلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب...... مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات میں یزید فاسق و فاجر تھا اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو فاسق و فاجر جانتے ہوئے اپنا جانشین کیا یزید کا فسق و فجور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کی وفات) کے بعد ظاہر ہوا اور اگر کوئی ایسی روایت مل بھی جائے جس سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کے فسق فجور سے خبردار ہوتے ہوئے اُسے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تو وہ روایت جھوٹی ہے اور راوی شیعہ ہے یا کوئی دشمنِ اصحاب جو روایت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ مردود ہے کیونکہ قرآن کے خلاف ہے۔ تمام صحابہ بحکمِ قرآنی متقی ہیں بہرحال جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقتِ وفات قریب آیا تو یزید نے پوچھا کہ ابا جان! آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا تو آپ نے کہا کہ خلیفہ تو تو ہی بنے گا مگر جو کچھ میں کہتا ہوں اسے غور سے سن کوئی کام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا (یعنی وہ تیرے وزیرِ اعظم ہیں) انہیں کھلائے بغیر نہ کھانا، انہیں پلائے بغیر نہ پینا، سب سے پہلے اُن پر خرچ کرنا پھر کسی اور پر، پہلے انہیں پہنانا پھر خود پہننا۔ میں تجھے امام حسین اور اُن کے گھر والوں اُن کے کنبے بلکہ سارے بنی ہاشم کیلئے اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔

اے بیٹے! خلافت میں ہمارا حق نہیں وہ امام حسین اُن کے والد اور اُن کے اہل بیت کا ہے تو چند روز خلیفہ رہنا پھر جب امام حسین پورے کمال کو پہنچ جائیں تو پھر وہی خلیفہ ہوں گے یا جسے وہ چاہیں تاکہ خلاف اپنی جگہ پہنچ جائے۔ ہم سب امام حسین اور اُن کے نانا کے غلام ہیں۔ اُنہیں ناراض نہ کرنا ورنہ تجھ پر اللہ و رسول ناراض ہوں گے اور پھر تیری شفاعت کون کرے گا بلکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی کہ مولیٰ اگر یزید اس کا اہل نہ ہو تو اس کی سلطنت کامل نہ فرما پھر ایسا ہی ہوا کہ یزید مردود حضرت امیر معاویہ کے بعد دو سال کچھ ماہ زندہ رہا اور اُس کی سلطنت پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر، ص ۶۰، ۷۴، ۷۶)

تو معلوم ہوا امیر معاویہ جب تک زندہ رہے یزید بڑا نیک پرہیزگار تھا بعد وفاتِ والد اس نے گناہوں کا بازار گرم کیا ظلم و ستم کیے لہٰذا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہرگز ہرگز موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا تو اب جو ان پر زبانِ طعن دراز کرے اُس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں، وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، حصہ اوّل، ص ۱۲۸)

نوٹ...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک نظر' کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال 40......بعض سیّد صاحبان بھی کم علمی کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اچھا نہیں سمجھتے' اُنھیں کس طرح سمجھایا جائے؟

جواب......علماء فرماتے ہیں جو سیّد صاحبان سُنّی علماء کے بیانات سننے کے بجائے سنی علماء کی صحبت میں بیٹھنے کے بجائے شیعہ حضرات کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، میل جول رکھتے ہیں وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زبان اعتراض دراز کرتے ہیں ایسے سیّد صاحبان تک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صحیح معلومات پہنچائی جائیں تو اپنے آباؤ اجداد کی طرح یہ بھی اِن شاءَ اللہ اُن کی تعریف وتوصیف کریں گے۔ایک واقعہ پیش خدمت ہے اس سے بھی کچھ درس ملے گا۔

ایک سیّد صاحب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنے والوں سے اور خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت اعتراض تھا۔ایک رات حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کا مطالعہ کر رہا تھا دورانِ مطالعہ یہ عبارت پڑھی، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنے کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو برا کہنے کے برابر قرار دیا ہے۔

اس عبارت سے میں آزردہ ہو گیا اور میں نے مکتوبات شریف کو زمین پر ڈال دیا اور سو گیا۔خواب میں کیا دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بہت غصے کی حالت میں تشریف لائے اور میرے دونوں کان اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر فرمایا، اے بیوقوف بچے! تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور ہمارے کلام کو زمین پر پھینکتا ہے اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں ہے تو چل تجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے چلتے ہیں۔حضرت مجدد الف ثانی قطب ربانی شیخ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مجھے ایک باغ میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ وہاں ایک عمارت میں تشریف رکھتے ہیں۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن بزرگ کے آگے تواضع کی تو اُن بزرگ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔حضرت مجدد الف ثانی نے میری بات اُن بزرگ کو بتائی پھر مجھ سے فرمایا کہ یہ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں سنو آپ کیا فرماتے ہیں۔

میں نے سلام عرض کیا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، 'خبردار' ہزار بار خبردار! کبھی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ سے اپنے دل میں بُغض نہ رکھنا اور اُن کی عیب جوئی نہ کرنا کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارے بھائی (صحابہ کرام) بھی جانتے ہیں کہ ہم لوگ کس بات کو حق سمجھ کر اعتراض کر رہے تھے۔' پھر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کی بات کو ہر قیمت پر تسلیم کرنا۔ (خزینہ کراماتِ اولیاء صفحہ ۳۰۱،۳۰۲)

سوال 41...... جو یہ کہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی صحابی کا مرتبہ نہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں' اس کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو یہ عقیدہ رکھے تو وہ اہلسنّت سے خارج اور ایک گمراہ فرقے تفضیلیہ میں داخل ہے جن کا ائمہ دین نے رافضیوں (یعنی شیعوں) کا چھوٹا بھائی کہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۱ ص ۱۵۲)

مصنف بہارِ شریعت' خلیفہ اعلیٰ حضرت' مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعدِ انبیاء و مرسلین تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمانِ غنی پھر مولیٰ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جو شخص مولیٰ علی کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے وہ گمراہ، بدمذہب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل (تخریج شدہ) ص ۱۲۴، ۱۲۵)

مرکز الاولیاء لاہور کے تاجدار حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور و معروف کتاب 'کشف المحجوب' میں ارشاد فرماتے ہیں، سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رُتبہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل و مقدم ہے۔

(کشف المحجوب (اُردو) ص ۱۱۶)

توجہ فرمائیں...... جو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو خیر یعنی بھلائی سے یاد کرتا ہو خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی امامت برحق جانتا ہو صرف مولیٰ علی کو حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل مانتا ہو تو ایسا شخص بدمذہب ضرور ہے لیکن کافر نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۱۱ ص ۳۴۶)

سوال 42...... جو حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نبی سے افضل یا برابر کہے' اُس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۱۱ ص ۶۹۱۔ ج ۲۰ ص ۲۴۵)

ابو الصالح مفتی محمد قاسم صاحب قادری عطاری مدظلہ فرماتے ہیں، جو (کسی بھی) غیرِ نبی کو نبی سے افضل یا اُس کے برابر مانے وہ کافر ہے لہٰذا حضرت علی کو نبیوں سے افضل (یا برابر) ماننے والا کافر ہے۔ (کتاب ایمان کی حفاظت، ص ۵۶، ۵۷)

سوال 43...... جو یہ عقیدہ رکھے قرآن جس طرح نازل ہوا تھا آج ویسا نہیں ہے اس میں کمی بیشی تبدیلی ہو چکی ہے ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب...... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو قرآن عظیم کے ایک لفظ ایک حرف ایک نقطے کی نسبت گمان کرے کہ معاذ اللہ صحابہ کرام یا اہلسنّت نے گھٹا دیا، بڑھا دیا، بدل دیا' وہ قطعاً کافر ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۱۱ ص ۶۹۱)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص قرآن مجید کو ناقص کہے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج ۴ ص ۴۴۲)

مفتی محمد قاسم قادری عطاری دامت برکاتہم العالیہ کتاب 'ایمان کی حفاظت' میں تحریر فرماتے ہیں، اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ جو قرآنِ پاک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کی اولاد ہونے والے اماموں کے پاس محفوظ ہے اور یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے تحریف شُدہ ہے جس کو عنقریب امام منتظر آ کر جلا دے گا تو وہ کافر ہے تو وہ کافر ہے قرآنِ مجید میں جو ایک لفظ، ایک حرف اور ایک نقطے کی کمی بیشی کا قائل ہے یقیناً وہ کافر و مرتد ہے۔ (ایمان کی حفاظت، ص ۷۳، ۷۴)

سوال 44......علمائے اسلام نے عاشورا کی کیا خصوصیات بیان فرمائی ہیں؟

جواب......شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، مجدد دین وملت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ 'یا شہیدِ کربلا ہو دُور ہر رنج و بلا' کے پچیس حروف کی نسبت سے عاشورا کی پچیس خصوصیات بیان فرمائی ہیں:۔

(۱) 10 محرم الحرام عاشوراء کے روز حضرت سیّدنا آدم علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی توبہ قبول کی گئی (۲) اسی دن انہیں پیدا کیا گیا (۳) اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا (٤) اسی دن عرش (٥) کرسی (٦) آسمان (٧) زمین (٨) سورج (٩) چاند (١٠) ستارے اور (١١) جنت پیدا کیے گئے (١٢) اسی دن حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے (١٣) اسی دن انہیں آگ سے نَجات ملی (١٤) اسی دن حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام اور آپ کی اُمّت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سَمیت غَرق ہوا (١٥) حضرتِ سیّدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے (١٦) اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا (١٧) اسی دن حضرتِ سیّدنا نوح علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی کشتی کوہِ جُودی پر ٹھہری (١٨) اسی دن حضرت سیّدنا سلیمان علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو مُلکِ عظیم عطا کیا گیا (١٩) اسی دن حضرت سیّدنا یونس علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے (٢٠) اسی دن حضرتِ سیّدنا یعقوب علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی بینائی کا ضُعف دُور ہوا (٢١) اسی دن حضرتِ سیّدنا یوسف علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام گہرے کنوئیں سے نکالے گئے (٢٢) اسی دن حضرت سیّدنا ایوب علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی تکلیف رَفع کی گئی (٢٣) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارِش اسی دن نازِل ہوئی اور (٢٤) اسی دن کا روزہ اُمتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کا روزہ ماہِ رَمضان المبارَک سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۱۱) (٢٥) امامُ الہمام، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ تشنہ کام سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بمع شہزادگان و رُفقاء تین دِن بھوکا رکھنے کے بعد اسی عاشوراء کے روز دشتِ کربلا میں انتہائی سفّا کی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ (فیضانِ رمضان (تخریج شدہ)، ص ۵۰۹، ۵۱۰)

سوال45......محرم الحرام شریف اور عاشورا کے روزوں کے فضائل کیا ہیں؟

جواب......حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، رمضان کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد نماز صلوٰۃُ اللیل (یعنی رات کے نوافل) ہے۔ (صحیح مسلم،ص۸۹۱،حدیث:۱۱۶۳)

☆ اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، محرم کے ہر دِن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔

(طبرانی فی الصغیر،ج۲،ص۸۷،حدیث:۱۵۸۰)

☆ حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ شریف میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورا کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی یہ عظمت والا دن ہے کہ اس میں موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور اُن کی قوم کو اللہ تعالٰی نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بطورِ شکرانہ اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔

(صحیح بخاری،ج۱،ص۶۵۶،حدیث:۲۰۰۴)

☆ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد،ج۱،ص۵۱۸،حدیث:۲۱۵۴)

نوٹ......عاشوراء کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں محرم الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

☆ حضرتِ سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم،ص۵۹۰،حدیث:۱۱۶۲)

سوال46......عاشورا کے روز مزید کیا کیا کرنا چاہئے؟

جواب......مفسرِ شہیر، حکیم الامت، تاجدارِ گجرات حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:۔

☆ بال بچوں کیلئے دسویں محرم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔

☆ ۱۰ محرم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال اِن شاءَ اللہ عزوجل بیماریوں سے امن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔ (تفسیر روح البیان،ج۴،ص۱۴۲۔ اسلامی زندگی،ص۹۳)

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یومِ عاشوراء اثمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شعب الایمان،ج۳،ص۳۶۷،حدیث:۳۷۹۷۔ فیضانِ رمضان (تخریج شدہ)،ص۵۱۵،۵۱۶)

سوال 47......عاشورا کی رات نفل نماز پڑھنے کی فضیلت اور طریقہ کیا ہے؟

جواب......عاشورا کی رات میں چار رکعت نماز نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص (قل ھواللہ) تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہوکر ایک سو مرتبہ قل ھواللہ کی سورت پڑھے گناہوں سے پاک ہوگا اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گے۔ (اِن شاءاللہ) (جنتی زیور، تخریج شدہ، ص۱۵۷)

سوال 48......عاشورا کے روز صدقہ وخیرات کرنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب......سیّدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔طبرانی کی ایک منکر روایت میں ہے اس دن ایک دِرہم کا صدقہ کرنا سات لاکھ دِرہم کے صدقہ سے افضل ہے۔

سوال 49......دس محرم کو دعائے عاشورا پڑھنے کی فضیلت کیا ہے؟ نیز دعائے عاشورا اور اُس کو پڑھنے کا طریقہ بھی بتائیں۔

جواب......شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، دسویں محرم کو دعائے عاشورا پڑھنے سے عمر میں خیر وبرکت اور زندگی میں فلاح ونعمت حاصل ہوتی ہے۔ (جنتی زیور، تخریج شدہ، ص۱۵۹)

قاری رضاءالمصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں، ایک سال تک زندگی کا بیمہ (دعائے عاشورا)۔یہ دعا بہت مجرب ہے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو اِن شاءَ اللہ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہوجائے گا ہرگز موت نہ آئے گی اور موت آنی ہی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔ (مجموعہ وظائف، ص۱۰۶، ۱۰۷)

دعائے عاشورا (اگلے صفحے پر)

دعائے عاشورہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا قَابِلَ تَوْبَۃِ آدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا سَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ فِی النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰٓی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَطِلْ عُمُرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَ رِضَاکَ وَ اَحْیِنَا حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَ جَدِّہٖ وَ بَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ

پھر سات بار پڑھے۔۔۔۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ترجمہ﴾ اے عاشوراء کے دِن آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمانے والے اے عاشوراء کے دِن یونس علیہ السلام کا غم دُور کرنے والے اے حضرت یعقوب علیہ السلام کی پریشان خاطر کو جمع کرنے والے عاشوراء کے دِن اے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کی دُعا قبول کرنے والے عاشوراء کے دن اے آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کرنے والے عاشوراء کے دن اے اِدریس علیہ السلام کا آسمان کی طرف اُٹھانے والے عاشوراء کے دن اے اونٹنی کے حوالے سے حضرت صالح علیہ السلام کی دعا قبول کرنے والے عاشوراء کے دن اے ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ وسلم کی مدد کرنے والے عاشوراء کے دن اے دُنیا اور آخرت کے مہربان اور (دُنیا وآخرت دونوں میں بخشنے والے) دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور دُرود بھیج تمام انبیاء اور رسولوں پر اور ہماری دُنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا فرما اور ہماری عمر تیری طاعت میں، محبت اور رضا میں لمبی فرما اور ہمیں اچھی زِندگی اور ہمیں ایمان اور اسلام پر موت عطا فرما تیری رَحمت کے وسیلے سے اے سب رحم کرنے والوں سے زِیادہ رحم کرنے والے۔ اے میرے اللہ امام حسن اور ان کے بھائی کی عزّت کے وسیلے سے اور ان کی والدہ اور والد اور جدِ امجد کے وسیلے اور ان کے دو بیٹوں کے وسیلے سے ہم سے دُور فرما وہ مشکل جس میں ہم پڑے ☆ اللہ عزّ وجل کو پاکی ثابت ہے اتنی پاک جس سے میزان کا ترازو بھر جائے اور جہاں علم کی انتہاء ہو اور جہاں تک رضاءِ الٰہی کی پہنچ ہو اور عرش اللہ کا جتنا وزن ہو اللہ عزّ وجل کے عذاب سے نَجات اور پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اللہ ہی کے پاس (جائے پناہ اور عذاب سے نَجات) اللہ عزّ وجل کو پاکی ثابت ہے تمام جفت اور طاق اشیاء کے عدد جتنی اور اللہ عزّ وجل کے پورے کلمات سب کی تعداد جتنی ہم تجھ سے سلامتی مانگتے ہیں تیری رحمت کے وسیلے سے اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے یہی ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے بہترین والی اور بہترین مددگار ہے اور گناہ چھوڑنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق دینے کی قوت نہیں مگر اللہ عزّ وجل کے پاس جو بلند شان اور عظمت والا ہے اور اللہ عزّ وجل خیرِ کثیر نازِل فرمائے ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور اصحابِ کرام پر اور مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور اہلِ اسلام مرد اور خواتین پر موجود اشیاء کی ذرات جتنی اور اللہ عزّ وجل کی معلومات جتنی اور سب تعریفیں اللہ عزّ وجل کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

سوال 50......اہل تشیع کے بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری مفتی امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، شیعہ حضرات قرآن مجید کو ناقص و نامکمل کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور باقی ائمہ اطہار کو تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں (یہ دونوں عقیدے کفر ہیں) لہٰذا کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ ان پلید اور غلیظ لوگوں کے کفر میں شک کرے اور یہ قطعاً یقیناً بالا جماع کافر و مرتد ہیں ان سے نکاح محض باطل اور اولاد اولادِ زنا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۲۶ ص ۷۸ تا ۸۱)

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، شیعہ حضرات کافر و مرتد ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت یعنی نکاح نہ صرف حرام بلکہ خالص زِنا ہے۔ ان کے مرد وعورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام وکلام سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ فیض الرسول، حصہ دوم، ص ۶۱۳ - حصہ اوّل، ص ۶۰۴ تا ۶۰۶)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، شیعہ حضرات اُم المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اب بھی تہمتیں لگاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ معاذ اللہ انہیں خائن (یعنی خیانت کرنے والا) اور غاصب (یعنی غصب کرنے والا) کہتے ہیں اس لئے ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے اپنا کلمہ بھی علیحدہ کر لیا ہے اور اذان میں بھی تبدیلی کر لی ہے کسی مسلمان کا نکاح کسی شیعہ سے نہیں ہوسکتا، شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے اور تقیہ کا معنیٰ جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کے ہیں اس لئے شیعوں کی کوئی بات قابل قبول نہیں مسلمانوں کو ان کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے۔ (ماخوذ از فتاویٰ وقار الفتاویٰ، جلد سوم، ص ۳۰ تا ۳۲)

نوٹ......شیعہ فرقے کے عقائد کی تفصیلی معلومات باحوالہ جاننے کیلئے شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب 'مذہب شیعہ' یا علامہ محمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 'عقائدِ جعفریہ' یا علامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 'مقیاس الخلافۃ' اور علامہ محمد اشرف سیالوی دامت برکاتہم العالیہ کی 'تحفۂ حسینیہ' کا مطالعہ کیجئے۔

دعاء

یا اللہ عزّوجل! دنیا بھر کے مسلمانوں کو مسلکِ حق اہل سنت و جماعت پر استقامت نصیب فرما۔ بد دینوں، بد مذہبوں، کافروں، مرتدوں کے شر و فساد سے محفوظ فرما۔ سچا پکا عاشقِ رسول، عاشقِ صحابہ اور عاشقِ اولیاء بنا۔ آمین

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

علمائے اہلسنّت سے رابطہ رکھنے کی ان کی کتابیں پڑھنے کی اور ان کے بیانات سننے، سنانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

دعائے مغفرت کا طلبگار

طالبِ عطار

ابوالحسن سیّد احسان اللہ شاہ

بخاری قادری عطاری رضوی

(کورنگی کراچی 2.5)

۶ شوال ۱۴۲۷ھ ۔ 30-10-2006